دیگر سوگواروں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔

دوسرے دن جامع مسجد اہلحدیث G-6 میں قابل رشک جنازے کا اہتمام ہوا، اور مشہور عالم دین مولانا محمد حنیف صاحب خطیب جامع مسجد ہذا نے نہایت رقت آمیز منظر میں نماز جنازہ پڑھائی، جو اسلام آباد کی تاریخ میں بڑے جنازوں میں سے ایک تھا، جس میں ہر شعبہ زندگی کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس طرح اپنے آبائی وطن سے 1000 کلو میٹر دور C.D.A قبرستان اسلام آباد میں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اس عظیم ہستی کو لحد میں اتارا گیا، منوں مٹی تلے دفنایا گیا اللھم اغفرله وارحمه و عافه واعف عنه۔

اس وقت ان کے دیدار کرنے والوں کا بیان ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ کی طرف سے چہرے پر نور کی تجلیات بکھیر دی گئی ہیں۔ نشان مردِ مومن باتو لویم۔ جو مرگ آید تبسم بر لب اوست

اللہ اللہ وہ کتنا مخلص، انسانیت والا بندہ تھا، اور حد درجہ متواضع شخصیت کے مالک تھے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

اے تو مجموعہ خوبی بہ چہ نامت خوانم والی بات تھی، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، چلتے بولتے ہر حالت میں عجز وانکساری اور نفاست پسندی کا اظہار ہوتا، یہ طبعی بات تھی، فطرت میں داخل تھی اور تکلف سے بری، ''**من تو اضع لله رفعه الله**'' کی تصویر تھے۔ نہد شاخ پر از میوہ سر برزمین۔ پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بھائی اور پانچ بہنیں چھوڑیں۔ چار بھتیجوں کو اولاد کی طرح پیار دیا، دارالعلوم کے شعبہ تحفیظ میں بڑے ارمان سے ایک بھتیجی کو داخل کرایا۔ دعا ہے کہ پسماندگان کو صبر وشکر کی توفیق بخشے اور مولانا انصاریؒ اور حضرت حافظ جی مرحومین کے مشن کو جاری وساری رکھنے کا عزم بالجزم عطا کرے اور مرحوم کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

جدا تو ہو گئے ہم سے وہ جنکا تھا مقام عالی — کہ پیوست ہو گئے خاک میں وہ تھے حضرت انصاریؒ
وہ تھے چھور بٹ کی وادی میں علمبردار توحید کا — علاقہ ہو گیا محروم چلے جانے سے انصاریؒ
زمین تو کھا گئی ہستی چراغ علم و حکمت کی — ملے گا اب کہاں راشد معزز جیسا انصاریؒ
غروب تو ہو گیا افتاب وہ مارچ کی سولہ کو — کہ تاریخ دو ہزار دو تھی فراق یوم انصاریؒ
ہوئے مدفون وطن سے دور مرقد ہو گیا آباد — ہزاروں سوگوار چھوڑ کے وہ خود تو ہو گیا آزاد

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

داڑھی شریعت اور فطرت کے تناظر میں

تحریر: ابو جمیل عبدالرحمن توضیح و تعلیق: عبدالرحیم روزی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل:

صحابہ کرام صحیح معنوں میں محبانِ رسول ﷺ تھے۔ یہی محبت کا جذبہ کار فرما تھا کہ ہر معاملے میں امکانی حد تک اپنے استاد و مربی حضرت محمد ﷺ کی روحانی، جسمانی اور اخلاقی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اسی سلسلے میں انہوں نے اپنے چہرے بھی داڑھی سے مزین کر رکھے تھے۔ در حقیقت "ان المحب لمن یحب مطیع" سچا عقیدت مند اپنے محبوب کا تابع فرمان ہوتا ہے۔

ذیل میں چند نامور اصحاب کرام کے نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

[۱] انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی (فطری طور پر) ہلکی تھی۔

[۲] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی گنجان تھی۔

[۳] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی خوب لمبی تھی۔

[۴] حضرت علی رضی اللہ عنہ گھنی داڑھی سے مزین تھے۔

سید محمد نوربخش فرماتے ہیں: "حلیة علی علیه السلام انه کان عریض اللحیة طویل اللحیة اصلع ابیض الراس و اللحیة" آپؓ کی داڑھی لمبی چوڑی تھی، پیشانی پر بال نہیں تھے۔ داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے۔

[۵] حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق آیا ہے: کان اشبه الناس بالنبی ﷺ ما بین الصدر إلی الراس ...... " آپؓ کے سر سے لے کر سینہ تک تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ تھا۔ قد میانہ، چہرہ بڑا خوبصورت تھا، رنگ سفید، سرخی مائل تھا۔ آنکھیں سیاہ، رخسار نرم اور داڑھی گھنی تھی۔ (۴)

یہی صورت حال تمام صحابہ کرام کی تھی،سب سنت کے مطابق داڑھی رکھتے اور اس کی صفائی اور کنگھی کا اہتمام کرتے تھے۔ جملہ فقہاء کرام اور بزرگان دین اسی سنت پر کاربند تھے۔ عہدِ اسلامی کے تاریخ ساز اور انقلابی قائدین بھی اسی سنت سے مزین تھے۔ حتیٰ کہ مشہور شیعہ مجتہد خمینی صاحب اور اس کا جانشین علی خامنہ ای وغیرہ بھی اسی حلیے میں نظر آتے ہیں۔

داڑھی کا حکم احادیث نبویہ کی روشنی میں:

داڑھی رکھنا صرف مسنون و مستحب ہی نہیں بلکہ ایک اہم فریضہ ہے ۔ اور اتنی ہی ضروری ہے جتنی رسول اللہ ﷺ سے ثابت دیگر قولی و فعلی احکام دین کی اہمیت ہے۔جس طرح دیگرعبادات میں ہم آپ ﷺ کے ارشاد کے پابند ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کا وضع قطع اور جسمانی حلیہ بھی ہمارے لیے واجب الاحترام و لائق اطاعت ہے۔ اس پر مستزاد آپ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں زور بھی دیا ہے۔ اس کے باوجود جو مخالفت پر اڑا رہے، وہ اس فرمان الٰہی کا مخالف ہو گا: ﴿ **فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم**O﴾
"جو لوگ اس (رسول اللہ ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، وہ چوکنا رہیں کہ کہیں ان پر کوئی فتنہ یا المناک عذاب نہ آن پڑے۔" [النور/ ۶۳]

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرامی:

[۱] عبداللہ بن عمرو؄ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**خالفوا المشركين؛ وفرواللحىٰ و احفوا الشوارب**" "مشرکین کی مخالفت کرو ، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں خوب کاٹو" (۵)

[۲] حضرت عبداللہ بن عمر؄ بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "**انهكوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ**" "مونچھیں اچھی طرح مونڈھ ڈالو اور داڑھیاں بڑھاؤ"۔ (۵)

[۳] حضرت ابوھریرۃ؄ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا "**جزوا الشوارب وارخوا اللحىٰ، خالفوا المجوس**" مونچھیں کترا کر اور داڑھیاں بڑھا کرمجوسیوں کی مخالفت کرو"۔ (۶)

ان احادیث میں داڑھی کے متعلق امر کے مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں جیسے: **اعفوا ، وفروا، ارجئوا، ارخوا، اوفوا ۔** ان سب الفاظ کامفہوم و محور یہی ہے کہ بڑھاؤ ، لمبی ہونے دو، داڑھیوں کو پھلنے پھولنے دو اور گھٹنے نہ دو۔ اب اس بڑھوتری میں وہ تمام اسباب و وسائل شامل ہیں جن کے ذریعے داڑھی پروان چڑھتی ہو۔ چاہے کہ نہ تراشنے کی صورت میں ہو یا کنگھی کرنے اور تیل استعمال کرنے کے ذریعے ہو۔ بہر حال کاٹنا اور مونڈھنا اس حکم کی صریح خلاف ورزی ہے۔

حدیث میں لفظ مشرکین سے مراد مجوسی ہیں، مجوسیت ملک فارس (ایران) کا ایک قدیم آتش پرست دین تھا۔ ان میں سے کچھ لوگ داڑھی بالکل مونڈھتے تھے اور بعض کتراتے تھے۔

مؤرخ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب کسریٰ شاہ فارس خسرو پرویز کو دعوت اسلام کا خط بھیجا تو اس نے یمن کے گورنر باذان کو حکم بھیجا کہ دو مضبوط سپاہی بھیج کر محمد (ﷺ) کو پا بجولاں کر کے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ اس نے دو آدمی بھیج دیے، دونوں داڑھی

منڈھے تھے، جبکہ لمبی لمبی مونچھیں چھوڑ رکھی تھیں۔ جب یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ کو ان کی شکل دیکھنا ہی گوارا نہ ہوا، اور فرمایا: تمہیں کس نے یہ شکل اختیار کرنے کا حکم دیا ہے؟ کہنے لگے: ''ہمارے خدا (کسریٰ) نے ہمیں یہ حکم دیا ہے''۔آپ ﷺ نےفرمایا:''میرے رب نے تو داڑھی لمبی چھوڑنے اور مونچھیں مونڈھنے کا حکم دیا ہے''۔

علامہ سفارینی، جلال الدین سیوطی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ قوم لوط دنیا کی پہلی قوم ہے جنہوں نے ریشمی کپڑے پہن لیے، مجلسوں میں مے نوشی کی، مونچھ لمبی رکھی، داڑھی کتر ڈالی اور کبوتر بازی کی۔ (۸)

داڑھی کے متعلق ائمہ اہل بیت کی روایات:

عصر حاضر میں کم از کم شمالی علاقہ جات کی حد تک کٹی ہوئی مختصر داڑھی تشیع کا امتیازی نشان اور پوری داڑھی اہل سنت کی پہچان مانی جاتی ہے۔ لیکن کیا ائمہ اہل بیت کی روش یہی تھی؟

[۱] محمد الباقرؒ بن علیؒ بن الحسینؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں'' **حفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ و لا تشبھوا بالیھود- و فی روایة- بالمجوس**'' ''مونچھیں مونڈھ ڈالو، داڑھیاں بڑھاؤ اور یہود کی مشابہت مت اختیار کرو''۔ دوسری روایت میں ہے کہ'' مجوس کی مشابہت سے بچو''۔ (۹)

[۲] محمد الباقرؒ مرفوعاً نقل کرتے ہیں: '' **ان المجوس جزوا لحاھم و وفروا شواربھم و انا نحن نجز الشوارب و نعفی اللحیٰ و ھی الفطرة**'' کہ مجوسیوں نے داڑھیاں تراش لیں اور مونچھیں بڑھا دیں، ہم تو مونچھیں تراش لیتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور یہی عین فطرت ہے''۔ (۹)

[۳] عن حبابة الوالبية قالت: رايت امير المؤمنين رضی اللہ عنه فی شرطة الخميس و معه درة، لها سبابتان، يضرب بها بياعی الجری و المارماهی و الزمار، و يقول: ''يا بياعی مسوخ بنی اسرائيل و جند بنی مروان''۔ فقام اليه فرات بن احنف فقال: يا امير المؤمنين و ما جند بنی مروان؟ فقال له : ''**اقوام حلقوا اللحیٰ و فتلوا الشوارب فمسخوا**''۔ حبابہ والبیہ کہتی ہے کہ میں نے امیر المؤمنینؓ کو نامی گرامی لشکر میں دیکھا، آپ کے ہاتھ میں دہرا کوڑا تھا،جس سے جری، مارماہی اور زمار اقسام کی مچھلیاں فروخت کرنے والوں کو مارا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''بنی اسرائیل کے مسخ شدگان کی تجارت کرنے والو اور اولادِ مروان کے لشکریو'' فرات بن احنف کھڑے ہو کر استفسار کرنے لگا کہ امیر المؤمنین اولادِ مروان کے لشکری کون ہیں؟ فرمایا: '' وہ لوگ جنہوں نے داڑھی مونڈھ ڈالی، مونچھوں کو تاؤ

دیا، تو ان کی شکل ہی بدل گئی"۔(۱۰-۱۱)

[۴] عن ابی عبداللہؒ : "یعتبر عقل الرجل فی ثلاث: فی طول لحیته و فی نقش خاتمه وفی کنیته" آدمی کے عقل کا اندازہ تین امور سے لیا جاتا ہے: اس کی داڑھی کی لمبائی انگوٹھی کے نقش اور اس کی کنیت سے"۔ (۱۲-۱۳)

[۵] عن ابی عبداللہؒ فی قدر اللحیة:" تقبض بیدك علی اللحیة و تجز ما فضل" یعنی تو اپنا ہاتھ داڑھی پر رکھ کر زائد کو تراش سکتا ہے۔(۱۲)

[٦] و عن ابی عبداللہؒ : " لا تکثر وضع یدك فی لحیتک فإن ذلک یشین الوجه" کہ تم اپنا ہاتھ داڑھی میں زیادہ مت ڈالا کرو(یعنی کترایا نہ کرو) اس سے چہرہ بد نما ہو گا"۔ (۱۴)

ان روایات سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

[۱] داڑھی بڑھانا اور مونچھ مونڈھنا ضروری ہے۔

[۲] داڑھی کاٹنا یا مونڈھنا اور مونچھ بڑھانا مجوسیانہ کام ہے۔

[۳] ائمہ اہل بیت عظام فرمان نبوی کے مطابق داڑھی رکھتے تھے۔

[۴] مسلمانوں کو مجوسیوں اور مشرکوں کی مخالفت کا حکم ہے۔

[۵] بعض قدیم اقوام نے داڑھیاں مونڈھ ڈالیں اور مونچھیں بڑھا دیں تو ان کی شکلیں مسخ ہو گئیں۔

[٦] لمبی داڑھی، عقل مندوں اور داناؤں کا شعار ہے۔

[۷] اہل تشیع کی روایت کے تحت مٹھی بھر داڑھی رکھ کر باقی حصہ کو کاٹنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ افضل لمبا چھوڑنا ہے۔

خاتم النبیین ﷺ سے لے کر ائمہ عظام تک زور دے رہے ہیں کہ داڑھی بڑھاؤ، کاٹنے اور مونڈھنے پر طرح طرح کی وعید سناتے ہیں ۔ اب محبانِ مصطفیٰ اور عقیدتمندانِ اہل بیت کے لئے داڑھی تراشنے یا مونڈھنے کی ذرا سی گنجائش ملتی ہے؟ یقیناً ہمیں ان نفوسِ قدسیہ کی روش اختیار کرنا چاہئے۔اور سنت کے مطابق چلنا چاہیے، جس کے بارے میں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پرزور الفاظ میں وصیت کرتے ہیں:

" اما وصیتی فاللہ لا تشرکوا به شیئا و محمد ﷺ فلا تضیعوا سنته، اقیموا هذین العمودین و اوقدوا هذین المصباحین" میری وصیت یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو ساجھی مت ٹھہراؤ، اور حضرت محمد ﷺ کی سنت کو ضائع مت کرو، ان دونوں ستونوں (عقیدہ توحید و سنت) کو ہمیشہ قائم رکھو اور ان دونوں چراغوں کو ہر دم روشن رکھو۔" [نہج البلاغه ص ۴٦٦]

داڑھی کے متعلق فقہاءِ کرام کا موقف

تمام فقہاءِ عظام کا اتفاق ہے کہ داڑھی مونڈھنا حرام ہے، اور ایسا کرنے والا مجوسیوں کی نقل اتارنے والا ہے۔ اور تعزیری سزا کا مستحق ہے۔ صرف شافعیہ کی ایک شاذ روایت کے مطابق یہ مکروہ ہے۔ (۱۵)

داڑھی کے وجوب پر سلف و خلف کے بعض علماء اپنا نقطہِ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

[۱] داڑھی بڑھانے یا چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے کسی بھی صورت میں کم نہ کیا جائے۔ (۱۶)

[۲] تمام علماءِ کرام کا مونچھوں کو تراشنے اور داڑھی بڑھانے پر اتفاق ہے۔ (۱۷)

[۳] حدیث "**خالفوا المشركين، احفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ**" میں جملہ ثانیہ، جملہ اولیٰ کا بدل ہے ، اور یہاں مشرکین کی مخالفت کا حکم ہے۔ یہی مخالفت، شارع علیہ الصلاۃ و السلام کا مقصود و مطلوب ہے۔ کیونکہ مخالفتِ مجوس داڑھی رکھنے اور مونچھ تراشنے یا مونڈھنے سے ہی واقع ہوتی ہے۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا یا اس کے الٹ کرے گا، وہ جزوی یا کلی طور پر مجوس کی صفات کا حامل ہو گا۔ حدیث نبوی ہے: "**من تشبه بقوم فهو منهم**" کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ انہی میں سے شمار ہو گا۔"(۱۸)

[۴] سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز مرحوم کہتے ہیں: " داڑھی بڑھانا اور مونچھ کا کترانا از روئے شریعتِ مطہرہ فرض ہے۔ کیونکہ امر (حکم) اصل میں وجوب کے لئے آتا ہے۔ اس مضمون سے متعلق احادیث میں داڑھی کے استحباب کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ پس اس حکم نبوی کی مخالفت کرنے والا بڑا گناہگار ہے، جو ایمان میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ قیامت کے دن اسے معاف کر دے یا سزا دے"۔

یہی اہل سنت و الجماعت کا مسلک ہے۔ لیکن خوارج معتزلہ اور ان کے ہم نوا مذاہب کے مطابق ایسی مخالفت کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہے (کیونکہ ان کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب دائمی جہنمی ہوتا ہے)

☆ اگر والد جیسی قابل احترام شخصیت اپنے بیٹے کو یا حکومت اپنے سپاہی کو داڑھی کاٹنے اور مونچھ بڑھانے پر مجبور کرے تو بھی ان کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ حدیث ہے: "**لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق**" یعنی " اللہ کی ناراضگی مول لے کر مخلوق کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔" (۲۰)

☆ البتہ قتل یا کسی عضو کو معطل کرنے کی دھمکی کی صورت میں مونڈھنا بھی جائز ہے۔